Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
بروز منگل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت: فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۷ جمادی الثانی، ۸ ظہور ۱۳۵۱ ہش، ۸ اگست ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۸۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ۔ ۷ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارہ میں ۵ ظہور کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ:-

"گزشتہ تین دن نزلہ کی وجہ سے طبیعت ناساز رہی۔ آج کچھ افاقہ ہے۔ ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

ولادت: لیگوس سے بذریعہ تار مکرم ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ان کی ہمشیرہ محترمہ عائشہ صدیقہ جو اپنے خاوند مکرم محمد خالد صاحب کے ہمراہ نصرت جہاں آگے بڑھو کے پروگرام کے تحت نائیجیریا پڑھانے کے لئے گئی ہوئی ہیں کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔

موصوفہ لیگوس کی یونیورسٹی ٹیچنگ ہسپتال میں داخل ہیں اور ان کا اپریشن بھی ہوا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ماں بیٹے کو خیریت سے رکھے اور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

(سیکرٹری مجلس نصرتِ جہاں ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اب ۶۵ء سے ایک دوسرا دور شروع ہوگیا اور یہ دور خوشیوں کے ساتھ۔ بشاشت کے ساتھ قربانیاں دیتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانے کا ہے۔ اگلے ۲۳ سال کے اندر اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اس دنیا میں ایک عظیم انقلاب پیدا ہونے والا ہے۔ یا دنیا ہلاک ہو جائے گی یا اپنے خدا کو پہچان لے گی۔"

اے احمدیت کے پروانو! دنیا کو ہلاکت سے بچانے اور انہیں نورِ اسلام سے منور کرنے کے لئے آپ کے پیارے امام نے نصرت جہاں سکیم کا اجرا فرمایا ہے۔ پس آئیے ہم نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اسے مضبوط بنیادوں پر کھڑا کر دیں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کی کشش اُس وقت تم میں پیدا ہوگی جب تمہارے دِل یقین سے بھر جائیں گے

اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے تو گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا

"اے وے لوگو جو نیکی اور راستبازی کے لئے بلائے گئے ہو تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اس وقت تم میں پیدا ہوگی اور اسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے۔ جب کہ تمہارے دِل یقین سے بھر جائیں گے شائد تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہے سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں کیونکہ اُس کے لوازم حاصل نہیں وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے تم ایسا قدم آگے نہیں اٹھاتے جو اٹھانا چاہیئے تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہیئے خود سوچ لو کہ جس کو یقین ہے کہ فلاں سوراخ میں سانپ ہے وہ اس سوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے اور جس کو یقین ہے کہ اس کے کھانے میں زہر ہے وہ اس کھانے کو کب کھاتا ہے اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے کہ اس فلاں بَن میں ایک ہزار خونخوار شیر ہے اس کا قدم کیونکر بے احتیاطی اور غفلت سے اس بَن کی طرف اُٹھ سکتا ہے سو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا اور جب کہ تم ایک بھسم کرنے اور کھا جانے والی آگ کو دیکھ رہے ہو تو کیونکر اس آگ میں اپنے تئیں ڈال سکتے ہو اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں شیطان ان پر چڑھ نہیں سکتا ہر ایک جو پاک ہوا وہ یقین سے پاک ہوا۔ یقین دکھ اٹھانے کی قوت دیتا ہے یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دکھ کو سہل کر دیتا ہے یقین خدا کو دکھاتا ہے ہر ایک کفارہ جھوٹا ہے اور ہر ایک فدیہ باطل ہے اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے۔ وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی ہے خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے۔ ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے ہر ایک مذہب جو یقینی وسائل سے خدا کو دکھا نہیں سکتا وہ جھوٹا ہے ہر ایک مذہب جس میں بجز پرانے قصوں کے اور کچھ نہیں وہ جھوٹا ہے۔ خدا جیسے پہلے تھا وہ اب بھی ہے اور اس کی قدرتیں جیسی پہلے تھیں وہ اب بھی ہیں اور اس کا نشان دکھلانے پر جیسا کہ پہلے اقتدار تھا وہ اب بھی ہے پھر تم کیوں صرف قصوں پر راضی ہوتے ہو۔"

(کشتی نوح صفحہ ۶۱، ۶۲)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ ظہور ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری انتہائی اہم ذمہ داری اور اُس کی نوعیت

یہ ہر احمدی جانتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد پر خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ذمہ داری عاید کی گئی ہے کہ وہ اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کا وسیلہ بنیں۔ اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے سلسلہ میں احباب جماعت مقدور بھر کوشش کرتے ہیں، وہ مالی قربانیاں بھی پیش کرتے ہیں، وہ اپنے اوقات کی قربانیاں بھی دیتے ہیں۔ اور اگر ضرورت پڑے تو اس راہ میں جانیں قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ فی الاصل خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کی جانے والی ہر نوع کی ان قربانیوں اور ان کے خوشکن نتائج کی تفصیلات پر ہی مشتمل ہے۔

ہماری ان قربانیوں کی اہمیت و وقعت اور قدر و قیمت سے ہماری نسبت دوسرے لوگ زیادہ واقف ہیں اس لئے کہ جملہ مخلص و فدائی احمدی اپنے اوقات، اپنے مالوں اور اپنی جانوں کی حسب توفیق و استعداد جو قربانیاں بھی پیش کرتے ہیں ان کے متعلق ان کا تاثر یہی ہوتا ہے اور ہونا بھی چاہیئے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ وہ جتنا زیادہ قربانیوں میں ترقی کرتے ہیں اتنی ہی زیادہ ان میں عاجزی اور انکساری اور فروتنی اور خشیت پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر شیطان کے پیدا کردہ وسوسہ کے نتیجہ میں ذرا بھی ان میں تکبّر پیدا ہوا تو وہ کہیں کے بھی نہیں رہیں گے کیونکہ قربانیاں خواہ بظاہر وہ کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہوں جب تک خدا کی نگاہ میں مقبول نہ ٹھہریں ان کی کوئی وقعت کوئی اہمیت کوئی قدر اور کوئی قیمت سرے سے ہوتی ہی نہیں اس لئے وہ اس خوف سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں کہ کہیں ان کی یہ قربانیاں ان کی اپنی کسی غلطی کی وجہ سے خدا کی نگاہ میں مقبول نہ ٹھہریں اور ان کے منہ پر ماردی جائیں اور حصول رضائے الٰہی کی بجائے وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے ثابت ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جو قربانیاں بھی کرتے ہیں انہیں وہ حقیر ہی نظر آتی ہیں۔ پھر اگر دیکھا جائے تو ایک اور نقطۂ نگاہ سے بھی بڑی سے بڑی قربانی حقیر ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ کیونکہ ایک احمدی اپنی استعداد اور وسائل کے مطابق ہی کوشش اور قربانی کرسکتا ہے اس سے زیادہ نہیں۔ انسانی استعداد بہرحال محدود ہوتی ہے تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین اور اسکی عطا کردہ ہدایات کی روشنی میں خود استعداد کی نشوونما اور اس کے ارتقاء کے لئے جدوجہد نہ کی جائے۔ اندریں صورت محدود استعداد کے مطابق جو کوشش اور قربانی بھی کی جائے گی وہ بظاہر کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو بہرحال حقیر ہی شمار ہوگی۔

جہاں مخلص و فدائی احمدیوں کا تاثر حسب استعداد قربانیاں کرنے کے باوجود یہی ہوتا ہے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا وہاں دوسرے لوگوں کے نزدیک ان کی یہ حقیر قربانیاں بے انتہا وقعت و اہمیت اور قدر و قیمت کی حامل ہوتی ہیں۔ یہ مادیت کے اس دور میں جماعت احمدیہ کے افراد کو دنیا میں اسلام کی سربلندی اور اس کے غلبہ کے لئے قربانیاں کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو ان کی حیرت کی انتہا نہیں رہتی اور وہ برملا اس امر کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ آج دُنیا میں جماعت احمدیہ کی طرح دین کی خاطر قربانیاں کرنے والی اور کوئی جماعت نہیں ہے۔ دوسرے کیا کہتے ہیں۔ اس کی ہماری نگاہ میں کوئی وقعت نہیں اس لئے کہ اصل وقعت تو اس بات میں ہے کہ ہم عاجز انسانوں کی حقیر قربانیاں خدا کی جناب میں مقبول ٹھہریں۔

ہم اس ضمن میں فی الوقت جو بات کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ افرادِ جماعت کی غالب اکثریت بحمد اللہ تعالیٰ اپنی استعداد قوت اور وسائل کے مطابق اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرنے کی توفیق پاتی چلی آرہی ہے اور اس جہت میں ان کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا جارہا ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ البتہ ہر الٰہی جماعت میں بھی کچھ نہ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دین کی خاطر قربانیاں تو کرتے ہیں لیکن ان کی قربانیاں معیار کے مطابق نہیں ہوتیں۔ ایسے لوگ تعداد میں خواہ کتنے ہی تھوڑے کیوں نہ ہوں اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ انہیں یاد دلایا جائے کہ الٰہی جماعت کا فرد ہونے کی حیثیت میں ان کا مقام اور الٰہی جماعت کے قیام کا مقصد کیا ہے اور یہ ان سے کس معیار کے عمل کا تقاضا کرتا ہے۔ اسی غرض کے پیش نظر آج ہم جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد واضح کرکے ایسے معدودے چند احباب کو ان کا اپنا مقام اور ان کی ذمہ داری کی نوعیت یاد دلانا چاہتے ہیں کیونکہ جب کسی کے قربانیوں کے معیار میں کبھی کمی آتی ہے تو اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ اس کی نگاہ سے اس کا اپنا مقام اور ذمہ داری کی اہمیت اوجھل ہو جاتی ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے معدودے چند افراد جماعت کو جن کی قربانیاں معیار پر پوری نہیں اترتیں مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں جماعت کے نوجوانوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ سلسلہ احمدیہ کے سپرد ایسے کام کئے گئے ہیں جو دنیا میں عظیم الشان روحانی انقلاب پیدا کرنے والے ہیں موجودہ دنیا کی کایا پلٹنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ دُنیا کی تہذیب اور دنیا کے تمدن کی وہ عمارت جو تمہیں اس وقت دکھائی دے رہی ہے اس کی صفائی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے، اس کی لپائی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے اس کے پوچنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے، اس پر رنگ و روغن کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے، اس کا پلستر بدلنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے، اس کی چھت پر مٹی ڈالنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے، اس کی کانسوں کو درست کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے، اس کے ٹوٹے ہوئے فرش کو بدلنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے بھیجا ہے کہ اپنی زندگیوں میں اسلامی تعلیم کا کامل نمونہ پیش کرکے توڑ دو اس تہذیب و تمدن کی عمارت کو جو اس وقت دنیا میں اسلام کے خلاف کھڑی ہے۔ ٹکڑے ٹکڑے کردو اُس قلعہ کو جو شیطان نے اس دنیا میں بنایا ہے اسے زمین سے لگا دو بلکہ اس کی بنیادیں تک اکھاڑ کر پھینک دو اور اس کی جگہ وہ عمارت کھڑی کرو جس کا نقشہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دُنیا کو دیا ہے۔"

(تقریر فرمودہ ۶ فروری ۱۹۴۱ء مطبوعہ الفضل ۲ اکتوبر ۱۹۶۰ء)

ظاہر ہے اسلام کو پورے کرۂ ارض پر غالب کرنے کا کام کوئی معمولی کام نہیں ہے اسلام ساری دُنیا میں اُسی وقت ہی غالب آسکتا ہے جب تمام باطل مذاہب، باطل نظام، باطل فلسفے اور باطل نظریات و خیالات دنیا سے مٹ جائیں اور ان کی جگہ صرف اور صرف اسلام اور اس کا پیش کردہ نظام حیات، اس کا فلسفہ اور افکار و خیالات، دنیا میں اس طرح پھیل اور رائج ہو جائیں کہ روئے زمین پر بسنے والے انسانوں کی کایا پلٹ جائے یعنی وہ خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو کر اس کے مقرب بن جائیں پس اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے۔ یہ اتنی عظیم اور بھاری ذمہ داری ہے کہ یہ ادا نہیں ہوسکتی جب تک کہ ہر احمدی اپنی کوششوں اور قربانیوں کے معیار کو اپنی استعداد کے آخری نقطۂ عروج تک نہ پہنچا دے۔ غلبۂ اسلام کے عظیم مقصد کے پیش نظر جماعت میں ایک فرد بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ جس کی قربانیاں اُس کی استعداد کی آخری حد کو نہ پہنچ رہی ہوں۔

اب وادیٔ ذی زرع ہے ربوہ کا بیاباں

یہ شام و سحر کشتیٔ مہتاب کی گردش — ہے میرے لئے کاسۂ زہراب کی گردش
اے چشمِ فلک، دیکھا تھا زنّار کا چکر — اب دیکھ لے تو منبر و محراب کی گردش
اک ایک ورق خاک میں مِل جائیگا اس کا — دیکھی نہیں جاتی گلِ شاداب کی گردش
ساحل کی طرف موجِ بلا ایک تھپیڑہ ! — ڈس لے نہ ہمیں افعیٔ گرداب کی گردش
ہے آج اگر اِس کے تو کل اُس کے کلاہ میں — بے رحم ہے کتنی پرِ سُرخاب کی گردش
رکھ اپنے تن و توش کو گاڑھے میں تنومند — ادبار ہے یہ اطلس و کمخواب کی گردش
اب وادیٔ ذی زرع ہے ربوہ کا بیاباں — دامن میں پہاڑوں کے ہے سیلاب کی گردش
دیکھا ہے مہ و مہر کو دریا کے کنارے — آتش کی کبھی ہے کبھی سیماب کی گردش
تو چشمِ بصیرت کو نصیر اپنی کھلا رکھ — نیرنگیٔ افلاک ہے مہتاب کی گردش

ڈاکٹر نصیر احمد خان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایبٹ آباد میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اہم دینی مصروفیات

اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی ذمہ داری اور جماعت احمدیہ فتنہ فساد اسلامی شریعت کے خلاف ہے

قرآن کریم کی عظمت و شان کا قیام جماعت احمدیہ کا فرض ہے، لباس کے متعلق اسلام کی پر حکمت تعلیم

انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں۔ مجلس علم و عرفان میں حضور کے زریں ارشادات

مرتبہ۔ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی

ایبٹ آباد ۲۹ وفا ۱۳۵۱ ہش۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے لیکن ربوہ میں قیام کے دوران گرمی اور پھر واپسی پر سفر کی کوفت کی وجہ سے اکثر ضعف اور چکروں کی تکلیف رہتی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت سلامتی اور درازی عمر کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ بھی ان دنوں ایبٹ آباد میں مقیم ہیں آپ کو عرصہ سے معدہ اور انتڑیوں کی تکلیف چلی آرہی ہے سی، ایم، ایچ ایبٹ آباد میں طبی معائنہ کرا رہے ہیں تاکہ بیماری کی صحیح تشخیص ہو سکے۔ احباب محترم میاں صاحب کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل صحت اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

اس سے پہلے ۱۵ وفا تک کی رپورٹ قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کی جا چکی ہے اب دو ہفتے کی مجموعی روداد سفر مختصراً درج ذیل ہے۔

انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں

مورخہ ۱۶ وفا (اتوار) عام ملاقاتوں کا دن تھا۔

احباب جماعت اپنے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ سے ملاقات کے لئے کثیر تعداد میں تشریف لائے۔ حضور نے ازراہ شفقت ساڑھے نو بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک۔ پہلے انفرادی طور پر اور پھر ساڑھے گیارہ بجے سے پونے ایک بجے تک راولپنڈی، پشاور اور اسلام آباد کے احباب سے اجتماعی ملاقات فرمائی۔ اس موقع پر ان ہر سہ جماعتوں کے امیر صاحبان بھی موجود تھے۔

اس اجتماعی ملاقات کے دوران حضور کے ملفوظات کے چیدہ چیدہ حصوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

عالمگیر اشاعت اسلام کی ذمہ داری

فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہم پر اسلام کی عالمگیر تبلیغ و اشاعت کی عظیم الشان ذمہ داری ڈالی ہے۔ ہماری تمام تر توجہ اسی پر مرکوز رہنی چاہیئے اور اس سے کماحقہ عہدہ برآ ہونے کے لئے ہمیں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھنی چاہیئے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو بہت سی بشارتیں دے رکھی ہیں۔ جو اپنے وقت پر ضرور پوری ہوں گی۔ مگر یہ خدا کے کام ہیں انہیں خدائے صادق الوعد پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ جو ہمارے کرنے کے کام ہیں انہیں خلوص نیت اور صدق دل سے انجام دینے کی پوری کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔

جماعت احمدیہ کے قیام کی ایک غرض

فرمایا جماعت احمدیہ کے قیام کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ اسلامی تعلیم کی روشنی میں بنی نوع انسان سے حقیقی پیار اور سچی ہمدردی کی جائے اور اس حسن سلوک میں رنگ و نسل اور مذہب و ملت کا کوئی امتیاز روا نہ رکھا جائے۔ چنانچہ براعظم افریقہ میں جماعت احمدیہ اس کا عملی مظاہرہ کر کے قرون اولیٰ کی یاد تازہ کر چکی ہے۔ فرمایا افریقن دوست جو سالہا سال سے عیسائیوں کے ہاتھوں استحصال اور تحقیر کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔ احمدیت کے ذریعہ اسلام کی حقانیت سے روشناس ہوئے تو ان میں زندگی کی ایک نئی لہر دوڑ گئی اور ان کا سر فخر سے بلند ہو گیا چنانچہ سیرالیون کے ایک سربرآوردہ غیر از جماعت دوست نے جو سابقہ حکومت میں نائب وزیر اعظم بھی رہ چکے ہیں نے ایک استقبالیہ میں اس بات کا کھلے بندوں اعتراف کیا کہ اس صدی کے شروع میں ہم اسلام کا نام لیتے ہوئے شرماتے تھے اور احباب کے سامنے ہمارے سر جھکے رہتے تھے۔

احمدیت کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے اسلام کی حقانیت کو بدلائل واضح کیا اور مخالفین اسلام کی زبانیں بند کر دیں۔ اب ہمارے سر فخر سے بلند ہو گئے ہیں۔

حضور نے فرمایا اسلام کی تبلیغ اور قرآن کریم کی اشاعت کوئی معمولی کام نہیں ہے اس کے لئے جہاں

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ
أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ۔

کی رو سے نوع انسانی کی ہدایت کا اپنے دل میں حقیقی درد پیدا کرنے کی ضرورت ہے وہاں یہ کام ایک مضبوط اور ایثار پیشہ تنظیم اور سب سے بڑھ کر آسمانی راہنمائی کا بھی محتاج ہے۔ فرمایا ہماری دیکھا دیکھی ایک دفعہ ازہر یونیورسٹی کے چند فارغ التحصیل علماء سیرالیون پہنچے۔ مگر اُن کی سہل پسند طبیعت وہاں بھی آڑے آئی جلد ہی اسلام کا سارا درد کافور ہو گیا۔ ابھی لوگ ان کی ایک جھلک بھی دیکھنے نہ پائے تھے کہ وہ مصر واپس لوٹ گئے۔ اسی طرح یہاں کی ایک تبلیغی جماعت کے کچھ حضرات کو اسلام کی تبلیغ کا جوش آیا تو وہ امریکہ تشریف لے گئے اور بڑے طمطراق سے "حیات مسیح" پر لیکچر دینے لگے۔ ہمارے بعض نومسلم امریکن دوستوں نے ان سے کہا کہ مشکل سے ہم نے عیسائیت سے نجات حاصل کر کے اسلام کی زندگی بخش تعلیم میں پناہ لی ہے، اب آپ اسلام کی بجائے الٹا عیسائیت کو سچا ثابت کر رہے ہیں۔ یہ تو اسلام کی خدمت نہیں ہے۔ چنانچہ اپنے ترکش کے اس آخری تیر کی ناکامی پر ان کا سارا جوش ٹھنڈا پڑ گیا۔ فرمایا اسلام کا عالمگیر غلبہ اب احمدیت کے ذریعہ مقدر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کے حق میں ہر قسم کے دلائل کے علاوہ معجزات اور قبولیت دعا کے نشانات ہمارے ہاتھ میں بطور ہتھیار دیئے ہیں یہی وہ ہتھیار ہیں جن کے ذریعہ ہم اسلام کو ادیان باطلہ پر غالب کرنے میں شب و روز کوشاں ہیں۔ اس میں ہمارا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا

قرآن کی عظمت و شان کا قیام ہمارا فرض ہے

فرمایا قرآن کریم حق و حکمت پر مشتمل ایک عظیم کتاب ہے اس میں مسلمانوں کی دین اور دنیا کی بھلائی کی کامل تعلیم موجود ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کو مہجور اور متروک نہ بننے دیں۔ اس کی عظمت اور شان کو قائم کریں اور قرآنی انوار اور روحانی برکات سے گھر گھر کو منور و معمور بنا دیں۔ فرمایا قرآن کریم جہاں کتاب مبین ہے وہاں یہ کتاب مکنون بھی ہے۔ قیامت تک اس میں سے نئے سے نئے علوم منکشف ہوتے رہیں گے۔ ان علوم کا انکشاف خشیۃ اللہ اور طہارت نفس پر منحصر ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے مطہر اور مقرب بندوں یعنی علمائے باطن کو خود قرآن کریم اور اس کے مطالب سکھا دیتا ہے۔ فرمایا الٰہی علمائے باطن میں سے حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانہ میں اسلام کی گراں قدر خدمت انجام دی تھی۔ مگر دوسرے مقربین الٰہی کی طرح علمائے ظاہر کے فتووں سے وہ بھی بچ نہیں سکے۔

حضور کی اس روح پرور مجلس علم و عرفان میں واہ، مانسہرہ، ٹوپی، لائل پور، لاہور تربیلا، مردان، ٹیکسلا اور گجرات کے وہ دوست بھی موجود تھے جو حضور انور سے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کر چکے تھے۔ حضور کی ملاقات اور آپ کے روح پرور کلمات سے مستفید ہونے کے بعد تمام احباب نے جن کی تعداد دو سو کے قریب تھی، دوپہر کا کھانا کھایا اور پھر حضور کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کیں۔ یہاں جب بھی اور جتنے بھی احباب حضور سے ملاقات کے لئے تشریف لاتے ہیں وہ حضور کے مہمان ہوتے ہیں ان کے لئے سفر کی اس حالت میں بھی باقاعدہ چائے اور پھر کھانے کا انتظام کیا جاتا ہے بعض دفعہ ایک ایک دن میں دو دو تین تین سو افراد نہ صرف حضور کی ملاقات آپ کے شیریں کلمات اور قیمتی نصائح سے بہرہ ور ہوتے ہیں، بلکہ انہیں کھانے پینے کی خاطر خواہ سہولت بھی میسر آتی ہے حضور کی زیر ہدایت مہمان نوازی کا یہ سلسلہ روزانہ جاری رہتا ہے البتہ جمعہ اور اتوار کے دن اس میں اور بھی زیادہ وسعت پیدا ہو جاتی ہے۔

مورخہ ۱۹ وفا ظہر کی نماز میں برادرم مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد مربی سلسلہ کیمبل پور بھی موجود تھے۔ نماز کے بعد حضور انہیں جماعت کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں بعض ضروری ہدایات دیتے رہے۔ حضور نے ضمناً یہ بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمایا ہماری مخالفت ہمارے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے۔ دنیا ہمیں اسّی سال سے گالیاں دیتی چلی آرہی ہے۔ بعض لوگوں نے ہمیں اور بھی کئی قسم کے دکھ اور ایذاء پہنچانے کی اپنی سی کوشش کر دیکھی مگر نتائج سب کے سامنے ہیں۔ فرمایا جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے اس کی غرض دنیا میں خدائے واحد کا نام بلند کرنا اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قائم کرنا ہے یہ کسی کے روکنے سے رک نہیں سکتی اور کسی کے مٹانے سے مٹ نہیں سکتی۔ اس لئے دنیا کی مخالفت سے گھبرانا نہیں چاہیئے البتہ جب کبھی نقص امن کا خطرہ ہو تو رعایت اسباب کے پیش نظر اصل صورت حال کو ذمہ دار حکام کے علم میں لانا ضروری ہے۔ کیونکہ امن و امان کو برقرار رکھنا اور ہر شہری کی جان و مال کی حفاظت کرنا ان کا فرض منصبی ہے۔

عمارتوں کے ڈیزائن سے متعلق ہدایت

مکرم عبدالغنی رشدی صاحب۔ انجینئر آرکیٹیکٹ نے حضور کی خدمت بابرکت میں بعض نقشہ جات بغرض ملاحظہ پیش کئے۔ یہ نقشے مجلس صحت کے زیر اہتمام ربوہ کو خوبصورت شہر بنانے کے سلسلہ میں مکرم سردار بشیر احمد صاحب لاہور نے تیار کئے تھے۔ حضور نے ان نقشوں کو دیکھ کر فرمایا ہمارے نزدیک کسی عمارت کا وہی ڈیزائن مناسب ہے جس کا ہر حصہ کارآمد اور مفید ہو۔ اور جس کی تعمیر پر تھوڑے سے تھوڑے خرچ سے زیادہ سے زیادہ اور اچھی سے اچھی مکانیت میسر آسکتی ہو۔ ہمارے انجینئر دوستوں کو بالعموم وہی ڈیزائن تیار کرنے چاہئیں جو اپنی ظاہری شکل و صورت میں حسن و خوبی کا مرقع ہوں اور جن کی افادیت سے کوئی شخص کسی بھی پہلو سے انکار نہ کر سکے۔

ربوہ کی طرف روانگی

مورخہ ۲۰ وفا۔ سیدنا حضور ایدہ الودود مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا پونے چھ بجے صبح بذریعہ موٹر کار ربوہ کو روانہ ہوئے مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل پرائیویٹ سیکرٹری بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ ۸ بجے اسلام آباد پہنچنے پر حضور مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی کوٹھی پر تشریف لے گئے جہاں مکرم چوہدری احمد جان صاحب اور مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ورک کی معیت میں بہت سے احباب حضور کے خیر مقدم کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور نے حاضرین کو شرف مصافحہ بخشا۔ یہاں حضور نے قریباً دو گھنٹے قیام فرمایا اور ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد جب دوبارہ روانہ ہوئے تو اگلی منزل کلر کہار تھی۔ کوہستان نمک میں چند گھنٹے پہلے بارش ہو چکی تھی۔ مطلع ابر آلود تھا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی چنانچہ دو گھنٹے کی مسافت بڑی پر لطف رہی۔ حضور جب کلر کہار کے ڈاک بنگلے میں پہنچنے پر کار سے نیچے اترے تو آپ کی طبیعت بہت ہشاش بشاش تھی۔

اسی روز ایک سکول کے دس بارہ سکاؤٹس اپنے ایک استاد کی نگرانی میں اسی ڈاک بنگلے کے ایک حصے میں مقیم تھے۔ حضور بنفس نفیس اُن سے ملنے تشریف لے گئے ان کی خیریت دریافت فرمائی اور مزید براں کاغان۔ سوات اور اس کے قابل دید مقامات اور وہاں تک پہنچنے کے ذرائع آمد و رفت کے متعلق ان کی راہنمائی فرماتے رہے۔ یہاں حضور نے دوپہر کے کھانے کے بعد کچھ دیر تک آرام بھی کرنا تھا اس لئے ایک دن کے لئے یہ ڈاک بنگلہ ریزرو کروایا تھا مگر یہاں آکر پتہ لگا یہ بنگلہ پہلے سے کسی اور دوست کے نام الاٹ ہوا ہوا ہے اور وہ پہنچنے والے ہیں یہ محکمانہ غلطی تھی مگر پھر بھی حضور انور نے یہ پسند نہ فرمایا کہ دوسرے آدمی کو تکلیف ہو۔ چنانچہ حضور نے دوپہر کے کھانے کے معاً بعد ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور پھر دو بجے روانہ ہو کر ساڑھے پانچ بجے ربوہ پہنچے۔ سفر کا یہ حصہ کافی تکلیف دہ ثابت ہوا۔ ایک تو شدید گرمی تھی دوسرے کھوڑے سے خوشاب تک سڑک انتہائی خراب تھی۔ سورج بھی سامنے پڑتا تھا۔ سفر کی کوفت اور پھر رستے میں گرمی کی وجہ سے حضور کی ضعف اور چکروں کی پرانی تکلیف عود کر آئی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ نے جماعتی انتظام اور انصرام کی خاطر یہ سفر اختیار فرمایا اور اس بات کی پرواہ نہیں کی کہ صحت اچھی رہتی ہے یا نہیں اس سے پتہ لگتا ہے کہ حضور جماعتی کاموں کو اپنے آرام پر ترجیح دیتے ہیں۔

ربوہ میں تین روز قیام

ربوہ میں حضور کا تین روزہ قیام گوناگوں مصروفیات کا حامل رہا۔ خطبہ جمعہ درس القرآن کلاس کے افتتاح کے متعلق احباب الفضل کی رپورٹ پڑھ چکے ہوں گے۔ دفتری ملاقاتوں کے علاوہ حضور نے اتوار کے دن احباب کو علالت طبع کے باوجود کئی گھنٹوں تک انفرادی طور پر ملاقات کا شرف بخشا۔

ایبٹ آباد کی طرف دوبارہ روانگی اور شیخوپورہ میں قیام

۲۳ وفا بروز پیر صبح سویرے ایبٹ آباد کو واپسی تھی۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا صبح چھ بجے ربوہ سے روانہ ہوئے اس دفعہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ اور محترم صاحبزادہ مرزا مظہر احمد صاحب و مرزا عمر احمد صاحب سلمہما اللہ ابن مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا احمد صاحب بھی قافلہ میں شامل تھے۔ آٹھ بجے شیخوپورہ پہنچے حضور پہلے تھوڑی دیر کے لئے مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب کے ہاں ٹھہرے اور پھر مکرم چوہدری محمد نور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ کی کوٹھی پر تشریف لے گئے جہاں مقامی احباب نے مکرم چوہدری صاحب کی قیادت میں حضور کا استقبال کیا۔ اس موقع پر چند غیر از جماعت معززین بھی موجود تھے۔ حضور نے سبھی حاضرین کو باری باری شرف مصافحہ بخشا اور پھر احباب کی معیت میں ناشتہ کیا۔ اسی دوران میں حضور احباب کو اپنے روح پرور کلمات اور زریں نصائح سے بھی نوازتے رہے۔

موجودہ ملکی قیادت کا اصل کام

اثنائے گفتگو میں حضور نے فرمایا موجودہ ملکی قیادت کا اصل کام تو قوم کی خوشحالی اور ترقی کے متعلق سوچنا اور منصوبے بنانا ہے اور پھر جتنا جلدی ہو سکے ان کو عملی جامہ بھی پہنانا ہے۔

- - - - - - - -

فرمایا دکھ درد کی ماری ہوئی اور اپنے جائز حقوق سے محروم قوم نے اس پارٹی پر بہت بڑا اعتماد کیا تھا۔ اس کی مشکلات اور مصائب کی انتہا ہو چکی ہے۔ اب اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہے اور یہ زیادہ دیر انتظار نہیں کر سکتی۔ فرمایا موجودہ صورت حال حکومت کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج اور اس کی عقل و دانش اور فہم و فراست کی کڑی آزمائش ہے۔ اس آزمائش پر پورا اترنے کی ایک ہی بہتر صورت ہے کہ حکومت اور عوام کے درمیان خوشگوار تعلق اور رابطہ قائم ہو۔ اس کے لئے تمام منتخب نمائندے اور دیگر کارکنان خواہ وہ حکومت کے اندر ہیں یا باہر سب کو عوام کی سود و بہبود اور ان کی ہر ممکن خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دینا چاہیئے۔ اُن کی زندگی کا ہر لمحہ محبت و ایثار کے سانچے میں ڈھل کر قوم کی فلاح و بہبود کے لئے صرف ہونا چاہیئے فرمایا اصلاحات خواہ کتنی ہی خوشکن کیوں نہ ہوں ان کے اعلانات پر اکتفا کرنا تو کافی نہیں ہے۔ فرمایا جہاں ان کی افادیت کی وسیع پیمانے پر تشہیر ضروری ہے وہاں ان پر لفظاً اور معناً عمل بھی ضروری ہے۔

آپ نے فرمایا قطع نظر اس کے کہ چیئرمین ماؤزے تنگ کے نظریات کیا ہیں۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ انہوں نے اپنے ملک اور عوام کی قسمت بدل کر رکھ دی ہے۔ فرمایا اسلام نے چودہ سو سال پہلے سے عوامی بھلائی اور اقتصادی خوشحالی کے لئے نہایت واضح اور پُرحکمت تعلیم دے رکھی ہے۔ پھر بھی اگر کوئی "چیئرمین ماؤ زندہ باد" کے نعرے لگاتا ہے تو اسے یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ کیا وہ بھی اسی جذبہ سے سرشار ہو کر عوام کی بہتری اور خوشحالی کے لئے کام کر رہا ہے جس لگن اخلاص اور انتھک محنت کے ساتھ ماؤ کے پیرو کار کر رہے ہیں۔

اشتراکیت مذہب کی ضد ہے

حضور نے فرمایا اشتراکیت ایک ایسا نظریہ ہے جس کی عمارت مذہب و روحانیت کی نفی پر استوار ہے۔ قرآن کریم نے جس زندہ خدا کو پیش کیا ہے اس کے زندہ معجزات اور نشانات پیش کر کے دہریوں کو اسلام کا قائل کیا جا سکتا ہے آسمانی تائید و نصرت چونکہ بالائے عقل ہے۔ اس لئے امریکہ و روس اس کے سامنے لاجواب ہیں

خدا تعالیٰ کی ہستی کا زندہ نشان

فرمایا اسے کوئی خوش فہمی نہ سمجھے یہ ایک حقیقت ہے لینن نے پہلی بار جب گوشۂ گمنامی میں بیٹھ کر انقلاب روس کے متعلق سوچنا اور مشورہ کرنا شروع کیا تھا اس سے کچھ عرصہ پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا گیا تھا ؏ زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ اس پیشگوئی کے عین مطابق اشتراکی انقلاب کے نتیجہ میں زار کی بادشاہت عبرتناک خاتمے پر منتج ہوئی اور اپنے پیچھے دنیا کے لئے بالعموم اور روسیوں کے لئے بالخصوص خدا تعالیٰ کی ہستی کا زندہ نشان چھوڑ گئی۔ دہریہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا خواہ کتنا ہی انکار کیوں نہ کریں وہ اس نشان کی صداقت سے انکار نہیں کر سکتے۔

لباس کے متعلق اسلام کی پُرحکمت تعلیم

اسلام کے بعض پُرحکمت احکام کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا لباس کے معاملے میں بلاوجہ تنگ نظری کا مظاہرہ دراصل اسلامی تعلیمات کی اصل روح سے ناواقفیت کی دلیل ہے تمام اقوام کا کوئی نہ کوئی مخصوص لباس ہے۔ چنانچہ اس حقیقت کے پیش نظر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی دھوتی اور پاجامہ (تنگ اور ڈھیلا) کبھی پگڑی اور ٹوپی اور کبھی نعال اور عقال پہن کر لباس کے معاملے میں تنوع پیدا کر دیا تاکہ بعد میں آنے والے کسی ایک لباس سے مذہباً پابند نہ ہو جائیں بلکہ مختلف ملکوں اور زمانوں میں جو بھی لباس میسر آئے پہن لیں۔ اس لئے کسی ایک چیز مثلاً پتلون کے پہننے کے خلاف فتویٰ صادر کرنا ایک منفی انداز فکر ہے۔ اس قسم کی تنگ نظری اسلام کی اصل روح اور اس کی عالمگیر حیثیت کے سراسر خلاف ہے۔

شیخوپورہ میں حضور نے پونے دو گھنٹے تک قیام فرمایا۔ یہاں سے روانہ ہو کر سوا ایک بجے حضور جہلم پہنچے۔ اور چپ بورڈ فیکٹری میں محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ حضور اور حضور کے جملہ خدام کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام محترم میاں صاحب نے اپنی کوٹھی پر کیا ہوا تھا۔ یہاں سے حضور چار بجے روانہ ہوئے۔ ایک گھنٹے کے لئے اسلام آباد میں محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی کوٹھی پر ٹھہرے۔ اور پھر پونے سات بجے رات بخیریت ایبٹ آباد پہنچے۔ الحمد للہ

فتنہ و فساد اسلامی شریعت کے خلاف ہے

کل نماز جمعہ حضور نے اپنی رہائش گاہ پر پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں آپ نے فرمایا گھیراؤ جلاؤ، توڑ پھوڑ اور مار پیٹ دنیا کا ایک معمول بن چکا ہے۔ اس قسم کا رجحان اسلامی شریعت اور انسان کی فطرت صحیحہ کے خلاف ہے اس سے صرف ملکی مفاد پر زد نہیں پڑتی بلکہ مزدور کی اپنی فلاح و بہبود بھی متاثر ہوتی ہے کیونکہ جب ہنگامہ آرائی کے نتیجہ میں کارخانے بند ہو جائیں گے پیداوار رُک جائے گی تو ظاہر ہے مزدور کا معیار زندگی کبھی بہتر نہیں ہو سکے گا۔ مفسد اور مصلح کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ فرمایا ہے کہ وہ فتنہ و فساد کو پسند نہیں فرماتا اللہ تعالیٰ انسان کو ان تباہ کن راہوں سے بچنے کی نصیحت فرماتا ہے تاکہ انسان کی خداداد صلاحیتیں جن پر اس کی اپنی ترقی کا دارومدار ہے وہ ضائع نہ ہوں۔ فرمایا یہ کس قدر عجیب بات ہے کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے وہ تو خدا تعالیٰ کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے امن اور آشتی کی فضا میں دن بدن ترقی کر رہے ہیں لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں وہ اس نصیحت کو بھلا بیٹھے ہیں وہ اپنی اصلاح احوال اور دیرپا خوشحالی کے لئے اس نصیحت پر عمل کرنے کی بجائے ہنگامہ آرائی پر اتر آتے ہیں جس سے حالات سدھرنے تو کیا اور زیادہ بگڑ جاتے ہیں۔

وقف عارضی کے جہاد میں خواتین کا حصہ

۶

۱۳۸۰ محترمہ بشارت بیگم صاحبہ بنت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دار النصر شرقی ربوہ
۱۳۸۱ ״ مبشرہ صاحبہ لیاقت آباد کراچی
۱۳۸۲ ״ شریفاں بی بی صاحبہ زوجہ منظور احمد صاحب چک ۷۹ سرگودھا
۱۳۸۳ ״ امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الرحیم صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ
۱۳۸۴ ״ حنیفہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری مخدوم صاحب پیڑ دا اٹھیار آزاد کشمیر
۱۳۸۵ ״ امینہ صدیقہ صاحبہ زوجہ حافظ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب چک ۱۱۷ شیخوپورہ
۱۳۸۶ ״ ارشاد بیگم صاحبہ بنت چوہدری برکت علی صاحب چک ۱۹۶/R.B ضلع لائلپور
۱۳۸۷ ״ صادقہ نصرت صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر رحیم بخش صاحب ۱۹۶/R.B ضلع لائلپور
۱۳۸۸ ״ فضل بیگم صاحبہ کھاریاں ضلع گجرات
۱۳۸۹ ״ نظیر بیگم صاحبہ ״ ״ ״
۱۳۹۰ ״ عذرا بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ٹنڈو محمد خان حیدرآباد
۱۳۹۱ ״ نور بیگم صاحبہ زوجہ مکرم حبیب خان صاحب کلسیاں ضلع شیخوپورہ
۱۳۹۲ ״ شریفہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم رحیم بخش صاحب چک ۶۲ بیدیانوالہ ضلع لائلپور
۱۳۹۳ ״ عنایت بیگم صاحبہ غلہ منڈی سانگلہ ہل
۱۳۹۴ ״ مس سلیم اختر صاحبہ چھچھٹہ چک ۱۴۷/R.B چوڑی ضلع لائلپور
۱۳۹۵ ״ شاہدہ پروین صاحبہ محلہ دار العلوم غربی ربوہ
۱۳۹۶ ״ افضل بیگم صاحبہ ״ ״
۱۳۹۷ ״ خورشید بیگم صاحبہ ״ ״
۱۳۹۸ ״ نوری بیگم صاحبہ ״ ״
۱۳۹۹ ״ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب دار النصر شرقی ربوہ
۱۴۰۰ ״ امۃ الحکیم صاحبہ بیوہ عبد اللطیف صاحب کاتب مرحوم دار النصر شرقی ربوہ
۱۴۰۱ ״ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ محمد عبد اللہ صاحب مرحوم دار النصر شرقی ربوہ
۱۴۰۲ ״ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مستری ناجدین صاحب ״ ״
۱۴۰۳ ״ زینب بی بی صاحبہ امگڑی ڈھیوالی ضلع گوجرانوالہ ״ ״
۱۴۰۴ ״ ثریا بیگم صاحبہ محلہ دار العلوم غربی ربوہ ״ ״
۱۴۰۵ ״ امۃ الشکور ارشد صاحبہ ״ ״
۱۴۰۶ ״ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مستری محمد یوسف باجوہ صاحب دار العلوم غربی ربوہ
۱۴۰۷ ״ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر گل حسن صاحب ״ ״
۱۴۰۸ ״ امۃ النصیر ملک صاحبہ بنت ملک مبارک احمد صاحب ״ ״
۱۴۰۹ ״ امۃ الہادی صاحبہ ״ بنت ملک مبارک احمد صاحب ״ ״
۱۴۱۰ ״ امۃ الرحیم صاحبہ ״ ״
۱۴۱۱ ״ ناصرہ عشرت صاحبہ ״ ״
۱۴۱۲ ״ سردار بی بی صاحبہ ״ ״
۱۴۱۳ ״ شمیم عزیزہ صاحبہ ״ ״
۱۴۱۴ ״ جمیلہ اختر صاحبہ بنت چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب دار العلوم غربی ربوہ
۱۴۱۵ ״ رفیقہ تحسین صاحبہ ״ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب ״
۱۴۱۶ ״ رقیہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ملک محمد الدین صاحب دار الیمن وسطی ربوہ
۱۴۱۷ ״ فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم رائے عبد اللہ صاحب چک ۱۹۸ شمالی ضلع سرگودھا
۱۴۱۸ ״ سلمیٰ بی بی صاحبہ زوجہ رائے کرم خضر حیات صاحب ״ ״
۱۴۱۹ ״ مبشرہ بیگم صاحبہ زوجہ منیر احمد صاحب دار النصر شرقی ربوہ
۱۴۲۰ ״ انور بیگم صاحبہ اہلیہ شمشیر خان صاحب ״
۱۴۲۱ ״ فاطمہ بی بی صاحبہ والدہ محمد معصوم صاحب چک ۱۹۸ شمالی ضلع سرگودھا
۱۴۲۲ ״ صابان بی بی صاحبہ زوجہ حاجی صالح محمد صاحب ״ ״
۱۴۲۳ ״ بشریٰ بی بی صاحبہ زوجہ رائے محمد معصوم صاحب چک ۱۹۸ شمالی ضلع سرگودھا
۱۴۲۴ ״ سفیہ بی بی صاحبہ زوجہ رائے عبد القادر صاحب ״ ״
۱۴۲۵ ״ خدیجہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم محمد شفیع صاحب ״ ״
۱۴۲۶ ״ صابان بی بی صاحبہ والدہ عبد الخالق صاحب مرحوم ״ ״
۱۴۲۷ ״ ناجرہ بی بی صاحبہ ״ عبد الخالق صاحب مرحوم چک ۱۹۸ شمالی ضلع سرگودھا

مجاہدین تحریک جدید اپنے وعدوں کو جلد پورا کریں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میں جماعت کے تمام دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تحریک جدید کی ہر قسم کی قربانیوں میں حصہ لیں جو وعدے انہوں نے کئے ہیں انہیں پورا کریں۔"

تحریک جدید کے مالی سال میں صرف تین ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ دفتر تحریک جدید کی طرف سے بقایا داران کی فہرستیں جماعتوں کو بھجوائی جا رہی ہیں لہذا جماعت کے عہدیداران کو چاہیئے کہ بقایا رقوم جلد از جلد وصول اور داخل خزانہ کروا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو (وکیل المال اول تحریک جدید)

۱۴۲۸ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم حسن محمد صاحب کوٹ ڈیجی ضلع خیرپور
۱۴۲۹ ״ عائشہ بی بی صاحبہ کوٹ ڈیجی ضلع خیرپور
۱۴۳۰ ״ تاج بی بی صاحبہ ہمشیرہ ظہور احمد ناصر صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ
۱۴۳۱ ״ حمیدہ بیگم صاحبہ بیوہ الطاف حسین خان صاحب دار الیمن ربوہ
۱۴۳۲ ״ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مبارک احمد صاحب دار النصر شرقی ربوہ
۱۴۳۳ ״ ام احسان صاحبہ لطیف آباد حیدرآباد سندھ
۱۴۳۴ ״ زہرہ صاحبہ بنت ظریف احمد صاحب حیدرآباد سندھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس وقت اسلام کی کشتی کو سلامتی کے ساتھ کنارے تک پہنچانا ہمارا فرض ہے

خدمتِ دین کے اس موقعہ کو جو تمہیں صدیوں کے بعد نصیب ہوا ہے ضائع مت کرو اور اپنے گھروں کو برکتوں سے بھر لو

(فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"ہماری جماعت کے ہر بچے، ہر نوجوان، ہر عورت اور ہر مرد کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ہمارے سپرد اللہ تعالیٰ نے اپنی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنے کا جو اہم کام کیا ہے اس سے بڑھ کر دنیا کی اور کوئی امانت نہیں ہو سکتی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ اپنے گھروں کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جاتے ہیں بعض لوگ بھیڑ بکریوں کے گلّے کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جاتے ہیں بعض لوگ گورنمنٹ کا پہرہ دیتے ہوئے مارے جاتے ہیں بعض لوگ فوجوں میں بھرتی ہو کر اپنے ملک کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جاتے ہیں لیکن جو چیز اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کی ہے اس کے مقابلہ میں دنیا کی بادشاہتیں بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتیں بلکہ ان کو اس سے اتنی بھی نسبت نہیں جتنی ایک معمولی کنکر کو ہیرے سے ہو سکتی ہے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اسلام اور احمدیت کی اشاعت میں سرگرمی سے حصہ لو اور اس غرض کے لئے زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو خدمتِ دین کے لئے وقف کرو۔ تاکہ ایک کے بعد دوسری نسل اور دوسری کے بعد تیسری نسل اس بوجھ کو اٹھاتی چلی جائے۔ اور قیامت تک اسلام کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہراتا رہے۔ اس عظیم الشان مقصد کی انجام دہی کے لئے میں نے بیرونی ممالک کے لئے تحریک جدید اور اندرونِ ملک کے لئے صدر انجمن احمدیہ اور وقف جدید کے ادارے قائم کئے ہوئے ہیں دوستوں کو ان اداروں کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنا چاہیئے اور نوجوانوں کو سلسلہ کی خدمت کے لئے آگے آنے کی تحریک کرنی چاہیئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں سادھو اور بھکاری تک بھی اپنے ساتھی تلاش کر لیتے ہیں۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اگر تم اس عظیم الشان کام کے لئے دوسروں کو تحریک کرو تو تمہارا کوئی اثر نہ ہو۔ اس وقت اسلام کی کشتی بھنور میں ہے اور اس کو سلامتی کے ساتھ کنارے تک پہنچانا ہمارا کام ہے اگر ہم اس کی اہمیت کو سمجھیں اور دوسروں کو بھی سمجھانے کی کوشش کریں تو ہزاروں نوجوان خدمتِ دین کے لئے آگے آ سکتے ہیں۔ ہمیں اس وقت ہر قسم کے واقفین کی ضرورت ہے ہمیں گریجویٹوں کی بھی ضرورت ہے اور کم تعلیم پانے والوں کی بھی ضرورت ہے تاکہ ہم ہر طبقہ تک اسلام کی آواز پہنچا سکیں۔ اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو اچھی طرح سمجھو گے تو یقیناً اس کشتی کو سلامتی کے ساتھ نکال کر لے جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں ابدی حیات عطا فرمائے گا۔ تمہارے بعد بڑے بڑے فلاسفر پیدا ہوں گے۔ بڑے بڑے علماء پیدا ہوں گے۔ بڑے بڑے صوفیا پیدا ہوں گے۔ بڑے بڑے بادشاہ آئیں گے۔ مگر یاد رکھو خدا تعالیٰ نے جو شرف ہمیں عطا فرمایا ہے بعد میں آنے والوں کو وہ میسر نہیں آ سکتا جیسے عالمِ اسلام میں بڑے بڑے بادشاہ گزرے ہیں مگر جو مرتبہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک چھوٹے سے صحابی کو بھی ملا وہ ان بادشاہوں کو نصیب نہیں ہوا۔ ان بادشاہوں اور نوجوانوں کو بے شک دنیوی دولت ملی مگر اصل چیز تو صحابہؓ ہی کے حصہ میں آئی۔ باقی لوگوں کو تو صرف چھلکا ہی ملا۔ یہ تقسیم بالکل ویسی ہی تھی جیسے غزوہ حنین کے بعد جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں میں اموال غنیمت تقسیم کئے تو ایک انصاری نوجوان نے بیوقوفی سے یہ فقرہ کہہ دیا کہ خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے اور مال مکہ والوں کو دیدیا گیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپ نے تمام انصار کو جمع کیا اور فرمایا۔ اے انصار مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم میں سے ایک نوجوان نے کہا ہے کہ خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے اور مال غنیمت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں کو دے دیا ہے انصار نہایت مخلص اور فدائی انسان تھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سن کر ان کی چیخیں نکل گئیں اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم ایسا نہیں کہتے ہم میں سے ایک بیوقوف نوجوان نے غلطی سے یہ بات کہہ دی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انصار اگر تم چاہتے تو تم یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے فتح و کامرانی بخشی اور اسے عزت کے ساتھ اپنے وطن میں واپس لایا۔ مگر جب جنگ ختم ہو گئی اور مکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضہ میں آگیا تو مکہ والے تو بکریوں اور بھیڑوں کے گلّے ہانک کر اپنے گھروں میں لے گئے اور انصار خدا کے رسول کو اپنے گھر میں لے آئے۔

اسی طرح بے شک صحابہ کے بعد آنے والوں کو بڑی بڑی دولتیں ملیں حکومتوں پر انہیں قبضہ ملا۔ مگر جو روحانی دولت صحابہ کے حصہ میں آئی وہ بعد میں آنے والوں کو نہیں ملی۔ پس خدمتِ دین کے اس اہم موقعہ کو جو تمہیں صدیوں کے بعد نصیب ہوا ہے ضائع مت کرو اور اپنے گھروں کو خدا تعالیٰ کی برکتوں سے بھر لو۔" (مشعل راہ صفحہ ۹۲۱ تا ۹۲۳)

قابلِ توجہ احمدی حجاج

امسال جو احباب حج بیت اللہ سے مشرف ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ درخواست کی منظوری کی صورت میں وہ نظارت ہذا کو اپنے نام اور پتہ سے اطلاع فرما دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

اجتماع انصار اللہ کوئٹہ

مجالس انصار اللہ صوبہ بلوچستان کا سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۱۲ و ۱۳ ظہور اگست ۱۳۵۱ ہش (۱۹۷۲ء) کو کوئٹہ میں منعقد ہو رہا ہے جس میں مرکزی نمائندہ بھی شرکت کرے گا جملہ مجالس کے اراکین سے درخواست ہے کہ اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں۔ جزاکم اللہ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ولادت:۔ مورخہ ۲۳ر جولائی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برادرم مکرم محمد عمر بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جھنگ صدر کو فرزند عطا فرمایا ہے نومولود حضرت شیخ محمد صدیق صاحب سیالکوٹی رفیق کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر احسان علی صاحب آف لاہور کا نواسہ ہے احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کی عمر دراز فرمائے والدین کے لئے قرۃ العین اور خادم دین بنائے۔ (عبدالرحمن دہلوی دار الصدر شمالی ربوہ)

ضرورت ہے

ضلع تھرپارکر تعلقہ ڈگری میں اراضی کا حساب کتاب رکھنے کے لئے ایک تجربہ کار اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے، جو بطور فیلڈ منشی بھی کام کر سکے۔ ضرورت مند اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر صاحب کی سفارش کے ساتھ پتہ ذیل پر ۱۵ر اگست ۱۹۷۲ء تک ارسال کریں۔ درخواست میں کم از کم تنخواہ جس پر کام کرنے پر رضامند ہوں تحریر ہونی چاہیئے۔

شیخ غلام احمد

معرفت شیخ حبیب اللہ اینڈ سنز آڑھتی غلہ منڈی میاں چنوں ضلع ملتان

لاہور میں ایجنٹ کی ضرورت

لاہور میں "الفضل" کی نئی ایجنسی کا قیام مطلوب ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مینیجر الفضل کو ۱۲ر اگست تک بھجوادیں۔ زرِ ضمانت کم از کم ایک ہزار روپیہ نقد لیا جائے گا۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

درخواست دعا

عزیزہ امۃ الوکیل صاحبہ گزشتہ ایک ماہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اب نمونیا کا بھی حملہ ہو گیا ہے ماہ ستمبر میں ان کا امتحان بھی ہونے والا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عزیزہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (طیبہ کوثر۔ کراچی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴